إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ششماہی سہ ماہی ترسیل زر محض بنام منیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۸۱	مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تجارت نے بوجہ علالت رخصت حاصل کی ہے۔ اور ان کی جگہ جناب سید زین العابدین صاحب نظارت کا کام کر رہے ہیں۔

میاں عزیز الدین صاحب سلسلہ کے تجارتی کاروبار کو سرانجام دینے کے لئے جو لندن میں جاری ہے۔ ولایت روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

اس دفعہ سلسلہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو جائیگا ہر ایک جماعت کو چاہیئے کہ اپنا چندہ ۳۰ اپریل تک بیت المال میں داخل کرا دے۔ اور اپنا مقررہ بجٹ پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

چوہدری ... صاحب ... مجلس مشاورت ... بیمار ہو گئے تھے ...

مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء کی مختصر روئداد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ تجاویز

مجلس مشاورت دوسرے دن ۷ اپریل ۱۹۲۸ء حسب پروگرام تین بجے شروع ہوئی۔ تلاوت اور دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو اس بات کے لئے مقرر فرمایا۔ کہ جو تجاویز اظہار رائے کے لئے پیش ہوں۔ ان پر تقریر کرنے کے لئے نمائندگان کو باری باری موقع دیں۔ اس پر جناب چوہدری صاحب حضور کی داہنی طرف سٹیج پر آ بیٹھے۔ اور پھر حضور نے سب کمیٹی

نظارت تعلیم و تربیت

کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی رپورٹ پڑھکر سنائی پھر ایک تجویز اظہار رائے کے لئے پیش ہوئی۔

اس موقعہ پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر معاملہ پر دس دس اصحاب کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائیگی اگر [illegible] تو اور کو موقعہ دیا جائیگا۔ ورنہ اسی [illegible] گا۔

صحت ... ہو کر ... چلے گئے ہیں۔

زنانہ ہوسٹل

سب سے پہلے قادیان میں گرلز سکول کے ساتھ زنانہ ہوسٹل کھولے جانے کی تجویز پیش ہوئی جب اس کے متعلق دس اصحاب اپنے اپنے خیالات ظاہر کر چکے - تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس معاملہ کو اہم قرار دیتے ہوئے پانچ اور اصحاب کو تقریر کرنے کی اجازت دی - اور جب وہ تقریریں کر چکے - تو حضور نے فرمایا -

عورتوں کو اظہار رائے کا موقعہ

چونکہ اس معاملہ کا بہت سا تعلق عورتوں سے ہے - اس لئے وہ مستحق ہیں - کہ ان کی رائے بھی اس بارے میں ہم سنیں - اس لئے میں عورتوں کو موقع دیتا ہوں - کہ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں - تو کہیں -

اگرچہ اس وقت تک کی تمام مجالس مشاورت میں مستورات کو برعایت پردہ شریک کیا جاتا رہا ہے - لیکن یہ

پہلا موقعہ

تھا - کہ ان کو اظہار رائے کا موقعہ دیا گیا - اور دو خواتین نے پس پردہ مختصر الفاظ میں تقریریں کیں - اور پھر ان کی رائے بھی دریافت کی گئی - جس پر انہوں نے سب کمیٹی کی تجویز سے اتفاق ظاہر کیا -

سب کمیٹی کی تجویز یہ تھی - کہ ہوسٹل کی عمارت اور دیگر انتظامات کیلئے فنڈ کھول دیا جائے - جس کے لئے حضرت ام المومنین کی طرف سے اعلان ہو - اور صرف عورتیں یہ رقم جمع کریں - جب دس ہزار روپیہ جمع ہو جائے - تو عمارت تعمیر کی جائے -

اس کے مقابلہ میں دوسری تجویز یہ تھی - کہ ہوسٹل فوراً کھول دیا جائے - خواہ معمولی پیمانہ پر ہی کھولا جائے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب رائیں طلب فرمائیں - تو سب کمیٹی کی تجویز کی تائید میں ۱۴۸ رائیں اور دوسری تجویز کے حق میں ۶۵ نکلیں - اس پر حضور نے یہ فیصلہ فرمایا - کہ سب کمیٹی کی تجویز کے اس حصہ کو تو منظور کیا جاتا ہے - کہ فی الحال اس کام کے لئے فنڈ جمع کیا جائے - اور دوسرے انتظامات کئے جائیں - مگر اس بات کو میں قطعی طور پر رد کرتا ہوں - کہ اس فنڈ کے لئے حضرت ام المومنین کی طرف سے اعلان ہو - اور چندہ صرف مستورات دیں - یہ اعلان میری طرف سے ہو - اور اس میں صرف مرد چندہ دیں تاکہ عورتوں میں جو یہ خیال پیدا ہو رہا ہے - کہ مرد ہماری تعلیم کے لئے کچھ نہیں کرتے - اس کا ازالہ ہو سکے

ڈاڑھی کا معاملہ

دوسرا سوال یہ تھا کہ گذشتہ ۱۹۲ [illegible] کی مجلس مشاورت میں ڈاڑھی نہ منڈانے کی قید جو کارکنان انجمن پر لگائی گئی ہے - اس کو بعد نظر ثانی منسوخ کیا جائے -

اس کے متعلق حضور نے فرمایا - یہ بات اصولی طور پر درست نہیں - کہ ایک فیصلہ کے بعد معاً دوسری دفعہ اس کی منسوخی کی تجویز پیش کی جائے - لیکن میں نے اس معاملہ کو مستثنیٰ کر دیا ہے - اور اب یہ پوچھنا چاہتا ہوں - کہ یہ معاملہ دوبارہ غور کرنے کے لئے پیش ہو یا نہ ہو -

اس پر کسی ایک نمائندہ نے بھی دوبارہ غور کرنے کے حق میں رائے نہ دی - اور حضور نے یہ فیصلہ فرمایا - کہ جو دوستوں کی رائے ہے - وہی درست ہے - چونکہ اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئی - اس لئے میرے نزدیک بھی اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

انسپکٹروں کا تقرر

تیسرا امر احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت شکستہ افراد جماعت میں جوش پیدا کرنے اور باہمی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے انسپکٹروں کے تقرر کے متعلق تھا -

سب کمیٹی نے ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ پر ایک شخص کے مقرر کرنے کی تجویز کی تھی - رائے شماری کے وقت ۱۱۴ اس کی تائید میں اور ۸۳ خلاف ظاہر ہوئیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا - کہ اس کام کے لئے ایسے اصحاب اپنے آپ کو پیش کریں - جو پنشن لے چکے ہوں - نظارت ان میں سے کسی کو مقرر کرے جس کے لئے ۲۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے ۳۰۰ روپیہ کرایہ مکان کا خرچ اور ۳۰۰ روپیہ سفر خرچ کے لئے منظور کیا جاتا ہے - اگر یہ صاحب جہاں بھیجے جائیں - وہاں اپنی بیوی بچوں کو بھی لے جانا چاہیں - تو ان کا سفر خرچ بھی دیا جائے -

نظارت تجارت

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت تجارت کی رپورٹ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پیش کی جس میں پہلی تجویز احمدیوں کو بغیر سود قرضہ حاصل کرنے اور سود سے بچنے کے لئے ایک رجسٹرڈ مرکزی انجمن کا قیام تھا - چونکہ اسی قسم کی ایک تجویز امور عامہ کی طرف سے بھی پیش تھی - اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سب کمیٹی نظارت امور عامہ کی طرف سے بھی اس تجویز کے پیش کرنے کا ارشاد فرمایا - اور جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ نے بحیثیت سیکرٹری سب کمیٹی امور عامہ وہ تجویز پیش کی - گفتگو کے بعد سب کمیٹی کی تجویز کے متعلق جو یہ تھی - کہ

کواپریٹو سوسائٹی

[illegible] ایک انجمن قائم کی جائے - جو زمینداروں کو قرضہ دے آراء طلب کی گئیں تو ۱۴۵ اس کے حق میں تھیں - اور صرف ایک رائے اس کے خلاف تھی - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا - کہ یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے - اور تفصیلات واقف لوگ واقف کاروں سے مشورہ لے کر طے کریں - پیر اکبر علی صاحب وکیل فیروز پور خان بہادر چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب آف مدار شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری قادیان اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یہ سکیم تیار کریں -

دوسری تجویز

احمدی تجار اور اہل حرفہ

کے باہمی تعارف کے لئے انجمن بنانے کے متعلق تھی - اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا - یہ ایک تحریک ہے - اور ایسی بات نہیں - کہ اس پر بحث کی ضرورت ہو -

تیسری تجویز بے کاروں کو کام پر لگانے کے متعلق تھی سب کمیٹی نے جو تجویز پیش کی تھی - اسے حضرت خلیفۃ المسیح نے ناقص قرار دیا - اور ارشاد فرمایا - کہ

بیکاروں کے لئے کام

مہیا کرنے کے واسطے ایسی چیزوں کے متعلق غور کرنا چاہیئے - جو تھوڑے سرمایہ سے چل سکتی ہیں - ان کے ماہروں کو تلاش کیا جائے - اور ان کے ذریعہ بے کاروں کو مختلف کام سکھائے جائیں اس وجہ سے اس سال اس تجویز پر بحث نہیں ہو سکتی -

نظارت دعوۃ و تبلیغ

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے بحیثیت سکرٹری پیش کی - اس میں پہلا امر ہر ضلع کے زمینداروں کا ایک ایسا

بورڈ

بنانے کے متعلق تھا - جو زمینداروں کو اچھوت اقوام میں تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہے - کئی ایک اصحاب کے اظہار رائے کے بعد جب آراء طلب کی گئیں تو ۱۷۰ ایسے بورڈ کی تائید میں نکلیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا - کہ اس قسم کے بورڈوں کا بنانا صیغہ دعوت و تبلیغ کے لئے مشکلات کا موجب ہو گا - مگر اس صیغہ نے اسے منظور کر لیا ہے - اس لئے میں بھی منظور کرتا ہوں -

۲۰ رجون کے جلسے

دوسری تجویز ہر ضلع کی مرکزی انجمن اس بات کی ذمہ وار قرار دیئے کے متعلق تھی - کہ وہ ۲۰ رجون کو تمام شہروں اور قصبوں میں جلسے کرانے کی کوشش کرے -

اس کے متعلق گفتگو کے بعد ۲۲۱ آراء نے اس امر کی تائید کی - کہ ہر انجمن ۲۰ رجون کو جلسہ کرنے کی پابند قرار دی جائے - اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اسے منظور فرمایا -

تیسری تجویز کو ایک تحریک قرار دیئے کی وجہ سے اس پر گفتگو کی ضرورت نہ سمجھی گئی -

(بقیہ دیکھو صفحہ [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳- اپریل ۱۹۲۸ء | جلد ۱۵

ہندوؤں کی ذلّت آمیز مہربانی

مسلمانوں نے ہندوؤں کی چیرہ دستیوں اور اپنی فلاکت سے تنگ آکر تجویز کی تھی۔ کہ وہ اشیاء جنہیں ہندو کسی مسلمان کا ہاتھ لگ جانے کی وجہ سے ناپاک سمجھکر استعمال نہیں کرتے۔ انہیں ہندوؤں سے لیکر وہ بھی استعمال نہ کریں۔ تاکہ ایک تو وہ اس ذلت اور حقارت کا نشانہ بننے سے محفوظ رہیں۔ جو اس بارے میں ان سے روا رکھی جاتی ہے۔ دوسرے تجارتی لحاظ سے جو نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اس میں کچھ تخفیف ہو جائے

صاف بات ہے۔ کہ یہ کوئی ایسی کوشش نہیں ہے۔ جس کی مخالفت کرنے اور مٹانے کا ہندوؤں کو جائز طور پر حق حاصل ہو۔ کیونکہ جو سلوک وہ صدیوں سے مسلمانوں کے ساتھ کرتے چلے آرہے ہیں وہی اگر مسلمانوں کی طرف سے ان کے ساتھ کیا جائے۔ تو انہیں کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس تحریک کے مٹانے کے لئے ہندوؤں نے ہر قسم کی کوششیں کیں۔ مسلمانوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دیں۔ حکام کو غلط رنگ میں رپورٹیں دے کر مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ عام چندے جمع کر کے مسلمان دکانداروں کے مقابلہ میں سستی اشیاء فروخت کرنی شروع کر دیں۔ ان باتوں کا بھی کمزور دل اور قومی روح سے خالی مسلمانوں پر اثر ہوا۔ اور اس طرح مسلمان دوکانداروں کو جنہوں نے بڑی مشکل سے تھوڑا بہت سرمایہ جمع کر کے دوکانیں کھولی تھیں۔ بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر ان سب سے بڑھکر خطرناک اور نقصان رساں طریق گذشتہ عید کے موقعہ پر امرتسر کے ہندوؤں نے اختیار کیا۔ جس کا مسلمانان امرتسر نہایت آسانی سے شکار ہو گئے۔ اور اس بری طرح شکار ہوئے۔ کہ وہ اتنا بھی نہ سمجھ سکے۔ کہ ان کی اس روش کا اثر مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہوگا۔

اخبار "زمیندار" (۲۹- مارچ) میں بالفاظ امرتسر کے اخبار "اکالی" اس واقعہ کی جو کیفیت شایع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"ہندو نوجوانانِ شہر نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ عید کے موقعہ پر اپنے مسلمان بھائیوں کی سیوا کریں گے۔ چنانچہ عید گاہ کے پاس برلب سڑک ہندو نوجوانوں کی طرف سے بڑے وسیع پیمانے پر سبیل کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں کہ خود ہندو و سکھ نوجوان بڑے پریم سے ان مسلمان بھائیوں کی ٹھنڈے شربت پلا کر سیوا کر رہے تھے۔ اور پان۔ الائچی تقسیم کر رہے تھے۔ سبیل پر عید مبارک کا بڑا فوٹو آویزاں تھا۔ دونوں طرف محبت کا دریا جوش مار رہا تھا۔ جس طرح ہندو نوجوان اپنے مسلمان بھائیوں کی سیوا کرنے میں دلی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ اسی طرح مسلمان بھائی بھی اس کو خوش قسمتی اور ملک کے لئے نیک فال خیال کرتے تھے۔ اور پھولے نہ سماتے تھے۔ کوئی ایسا مسلمان بھائی نہ ہوگا جس نے سبیل کی خدمات قبول کر کے ہندو نوجوانوں کی حوصلہ افزائی نہ کی ہو"

ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں نے عید کے موقعہ پر مسلمانوں کو چند پیسے کا "ٹھنڈا شربت پلا کر" ان کی اس قومی حس کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کھانے پینے کی چیزیں صرف مسلمان دوکانداروں سے خریدنے کے متعلق پیدا ہوئی تھی۔ اور جس میں بڑی کوشش اور جدوجہد سے تھوڑی بہت گرمی نظر آنے لگی تھی بے شک اتحاد او دوستانہ روابط بہت اچھی چیز ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ ذاتی روابط یا ایک آدھ لمحہ کا ذائقہ قومی اور مذہبی مفاد پر تو کوئی برا اثر نہیں ڈالتا۔ ہم پوچھتے ہیں۔ امرتسر کے وہ مسلمان جنہوں نے عید کے دن ہندوؤں کی سبیل سے "ٹھنڈے شربت" نوش کئے انہیں سوائے اس کے کیا حاصل ہوا۔ کہ ان کی زبان و دہن نے ایک لمحہ مٹھاس اور ٹھنڈک کا لطف اٹھا لیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو نقصان ہوا۔ وہ بہت بڑا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جن مسلمانوں نے اس امید اور توقع پر کھانے پینے کی دوکانیں کھولی ہیں۔ کہ مسلمان ان سے اشیاء خریدیں گے۔ ان کی دوکانوں پر تالے لگ جائیں گے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ ہندو مسلمان دوکانداروں سے ایسی چیزیں خریدیں۔ پھر مسلمان بھی اگر پہلے کی طرح ہندوؤں سے خریدنے لگ گئے۔ تو مسلمان دوکانوں سے کون خریدے گا۔ عید کے موقعہ پر ٹھنڈا شربت پلا کر ہندوؤں نے در اصل اس بات کے لئے رستہ صاف کیا ہے۔ کہ مسلمان پہلے کی طرح ہی ہندوؤں کی بنائی ہوئی کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں ورنہ

اگر یہ محبت اور الفت کے اظہار کا کوئی طریق ہے۔ اور ا
"محبت کا دریا جوش مار سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہندو
مسلمانوں کو اسی طرح اظہارِ محبت کا موقعہ نہیں دیتے۔ اور
ہاتھ کی بنائی ہوئی نہایت لذیذ اور شیریں چیزیں استعما
اور ان کے نہایت صاف ستھرے گلاسوں میں "ٹھنڈا شر
نہیں پیتے۔

ہندوؤں کے بھی کئی تہوار ہیں۔ جن میں وہ خوشی ا
کا اظہار کرتے ہیں۔ کسی ایسے موقعہ پر مسلمانان امرتسر
کے لئے ٹھنڈے شربت یا گرم چائے کا انتظام کر کے اس
اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے اظہار محبت کے
کا ہندو کہاں تک خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگر ہندو بھی مسلمانو
ٹھنڈا شربت یا گرم چائے لے کر پینا پسند کریں۔ اور اس طر
سے اپنے خوشگوار تعلقات کا ثبوت دیں۔ تب ہم سمجھیں گے
دل میں مسلمانوں سے محبت اور الفت ہے۔ اور وہ مسلمانو
جیسا ہی انسان سمجھتے ہیں۔ نہ کہ حقیر و ذلیل حیوانوں سے بھی
کے ہاتھ سے لیکر کچھ کھانا تو انہیں گوارا نہیں۔ اور ان کے
ہوئی صاف ستھری چیز کو بھی وہ نہایت ناپاک سمجھتے ہیں۔
اپنی چیزیں کھلا پلا سکتے ہیں۔

اگر ہندو صاحبان مسلمانوں کے اس اظہار محبت کے
منظور فرمائیں۔ اور مسلمانوں کی بنائی ہوئی اشیاء علی الا
کرنا شروع کر دیں۔ تو سب سے پہلے ہم مسلمانوں کو تحریک کر
کہ وہ بھی ہندوؤں کی اشیاء استعمال کرتے رہیں۔ لیکن
اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو ا
ذلیل و حقیر سمجھتے ہوئے صرف یہ چاہیں۔ کہ ان کی بنائی
مسلمان کھاتے پیتے رہیں۔ تو اسے ہم کبھی برداشت نہیں
اور ہر ایک مسلمان سے جو اپنے اندر کچھ بھی غیرت و حمیت
رکھتا ہے۔ بزور کہیں گے۔ کہ ہندو اگر ایسی چیزیں مفت بھی
بھی ان کی اس ذلت آمیز مہربانی کو رد کر دینا چاہیئے۔ کہ
مسلمانوں کی بحیثیت قوم اور مذہب تحقیر ہے۔ اور اس طر
کو تجارتی لحاظ سے ناقابل برداشت نقصان پہونچ رہا ہے

حقیقی مُبلّغ

معاصر "مدینہ" یکم اپریل شاکی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ا
اور عدم تنظیم نے ایک اور فتنہ کھڑا کر دیا۔ جسے ہم "فتنہ تبلیغ
موسوم کرتے ہیں۔ فتنہ ارتداد کے انسداد میں ملت منتش
جو لغزشیں سرزد ہوئیں۔ ان کا تذکرہ بے سود ہے۔ ان ک
نہ کسی کے بس کا تھا۔ نہ وہ مستقل اور پائیدار تھیں۔ لیکن
کے ختم ہو جانے کے بعد جو مصیبت سب سے زیادہ خط

نقصان رساں ہو گئی ہے۔ وہ مبلغین اسلام کی بے تحاشا تولید
ہے۔ ہر وہ فرد جو چار حرف پڑھ گیا ہے۔ یا جسے مجمع کے سامنے دو
سلیقہ آگیا ہے۔ خود ساختہ مبلغ اسلام بن گیا ہے!!
ایسے خود ساختہ مبلغین سے اسلام کو جو نقصان پہونچ رہا ہے
اس کی تشریح و تفصیل خود معاصر موصوف نے کر دی ہے۔ مگر اس
کے انسداد کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ جب تک
حقیقی مبلغین کی قدر کرنا مسلمان نہ سیکھیں۔ اور اس بات کا اندازہ
ان کی چرب زبانی اور دشنام دہی سے نہ کریں۔ بلکہ ان کے اعمال
اور افعال سے کریں۔ فتنہ ارتداد ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ جاری ہے۔ اور
دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے انسداد کے لئے کونسے مبلغ ابھی
کام کر رہے ہیں۔ سوائے احمدی مبلغوں کے اور کوئی نہیں۔ اور
وہی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں حقیقی مبلغ سمجھا جائے۔

کیا ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے

ہندو لیڈروں نے بارہا اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان
ہندوؤں کا ہے۔ اور مسلمان یہاں یا تو ہندوؤں کے تابع ہو کر
رہیں گے۔ یا یہاں سے نکال دئے جائینگے۔ حال ہیں ڈاکٹر مونجے
صاحب نے اجودھیا میں اودھ ہندو کانفرنس کی صدارت
کرتے ہوئے کہا ہے۔
"جس طرح کہ انگلستان انگریزوں کا ہے۔ جرمنی جرمنوں
کا ہے۔ فرانس فرانسیسیوں کا ہے۔ مگر بایں ہمہ ان ممالک میں
دیگر مختلف اقوام بھی رہتی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان ہندوؤں
کا ہے۔ اور مسلمان یا دیگر باشندہ اقوام کو بھی مذہبی اختلافات
سے جدا ہو کر یہی تصور کرنا چاہیئے!
اس سے آگے ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔
"ہندو سوراجیہ چاہتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم کو قربان
کر کے نہیں۔ اگر مسلمان ان کے ساتھ سودا کئے بغیر اس قومی
مقصد میں متحد ہوں۔ تو ہندو ان کے دوش بدوش ہیں۔ ورنہ
ہندو آزادی حاصل کرنے کے لئے اس لحاظ سے کہ ہندوستان
ہندوؤں کا ہے۔ تنہا جنگ آزادی لڑنے کے لئے طیار
ہیں (الامان ۱۳ اپریل)
اگر مسلمانوں میں دور اندیشی اور عاقبت بینی کا ذرہ
بھی احساس ہے تو انہیں یہ الفاظ پڑھکر ہوش آجانی چاہیئے۔
ہندوستان میں سوراجیہ کی حکومت کہ جس کی خاطر انکو تبلیغ اسلام
بھی چھوڑنے کو کہا جا رہا ہے۔ ان کے لئے کیسی کیسی برکات
کا موجب ہو گی۔ آج ہندوؤں کی طرف سے تصفیہ حقوق کا نام سودا
رکھا جا رہا ہے۔ تو حصول سوراجیہ کے بعد یقیناً یہ ایک جرم
قرار دے دیا جائیگا۔

علماء دیوبند سے

دیوبندی علماء جو ایک عرصہ سے اپنے بڑے بڑے
عمائدین کے متعلق نہایت خلاف تہذیب اور شرافت سے
عاری الفاظ استعمال کر رہے اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھال
رہے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ ایک
پارٹی نے دوسری پارٹی کے ایک لڑکے کو پتھروں کے ذریعہ ہلاک
بھی کر دیا ہے۔ ان سے کسی اور کو شرافت کی کیا توقع ہو سکتی ہے
یہی وجہ ہے کہ دیوبندی مدرسہ پر قابو یافتہ گروہ کے اخبار "الانصار"
کی ان غیر مہذب اور پایہ ثقاہت سے گری ہوئی تحریروں کے
متعلق جو وہ ہمارے خلاف شائع کرتا رہتا ہے۔ ہمیں کوئی تعجب
نہیں ہے۔ مگر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ سالہا سال
کی کوششوں اور تمام ہندوستان سے لاکھوں روپیہ حاصل کرنے
کے باوجود ایک معمولی سی درسگاہ کو بھی نہ چلا سکیں۔ اور جن کے
بڑے بڑے سرکردہ ارکان کی دینی اور علمی حالت وہ ہو۔ جو
فریقین کی تحریروں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ کیا ان کا منہ ہے۔ کہ
وہ ایک ایسی جماعت کے خلاف خواہ مخواہ نیش زنی کرتے رہیں۔
جو باوجود اپنی غربت اور قلت تعداد کے نہ صرف ہندوستان میں
بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ایسے انتظام اور سلیقہ سے خدمت اسلام
کر رہی ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اگر
دیوبندیوں میں کوئی ہمت ہے۔ قابلیت ہے۔ علمیت ہے۔ تو
میدان عمل میں اُتر کر اس کا ثبوت دیں۔ اور اپنے کارناموں سے
اپنی برتری ثابت کریں۔ یہ کیا بیہودگی ہے۔ کہ ایک طرف تو اپنے
گھر میں خاک اُڑا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہر راہ چلتے سے
الجھتے ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ انہیں سوائے تو تو میں میں اور
لڑائی جھگڑے کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ اسی کو وہ اپنا ذریعہ معاش
سمجھتے ہیں۔ اور اسی میں ساری کوششیں صرف کرتے ہیں۔ مگر
انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ وہ محض
باتیں بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔ اب عمل کو دیکھا جاتا ہے
اور اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی۔ اور اپنی اصلاح نہ کی۔ تو ان
کی رہی سہی توقیر بھی خاک میں مل جائیگی۔

خدا تعالیٰ سے بغاوت کا جرم

مولوی ظفر علی خاں صاحب نے ہوشیار کے ایک جلسہ
میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔
"اگر ہمارے اعمال اچھے ہوتے تو ہم سے خلافت و سلطنت
نہ چھینتی۔ اور ہم سے اس نعمت عظمیٰ کے حصول کی اہلیت سلب
نہ کر لی جاتی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم نے توحید پرستی کو جو اسلام کا
اصل الاصول ہے۔ ہاتھ سے دے دیا ہے۔ اور اس لئے ہم پر
وہی جرم عائد ہوا ہے۔ جو باغی پر عائد ہوتا ہے۔ سب گناہ معاف کر
دئے جاتے ہیں۔ مگر شرک معاف نہیں کیا جاتا۔ ہم شرک میں مبتلا
ہیں۔ اس لئے ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ (زمیندار ۱۵ اپریل)
مسلمانوں کی دینی حالت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ پہلا
بیان نہیں۔ ہر مسلمان جو ذرا بھی عقل و فکر سے کام لے کر غور کرتا
ہے۔ اسے ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی حالت نہایت ہی گر
گئی ہے۔ اور اصلاح کی محتاج ہے۔ لیکن تعجب اور حیرت یہ ہے
کہ اس اعتراف کے باوجود اس بات کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی
کہ خدا تعالیٰ کوئی مصلح بھیجے۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو حقیقی
اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح کوئی بیمار صرف اپنی بیماری کا اعتراف
کرنے سے شفایاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی قوم خدا تعالیٰ
سے اپنی بغاوت کا اعتراف کر لینے سے خدا تعالیٰ کی محبوب نہیں
بن سکتی۔ جس طرح بیمار کے لئے ضروری ہے۔ کہ طبیب حاذق
تلاش کرے اور اس کی ہدایات پر عمل کرے۔ اسی طرح اپنی
بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جانے
والوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ روحانی مصلح کی تلاش کریں۔
اور اس کے دامن سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ کے محبوب بنیں
اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی روحانی اور دینی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا
ہے۔ اور لاکھوں انسان آپ کے ذریعہ آستانہ الوہیت پر اپنی
جبینیں جھکا چکے ہیں۔ جو لوگ اب تک محروم ہیں۔ انہیں بھی اس
طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اس طرح یقیناً وہ خدا تعالیٰ سے بغاوت
کے جرم سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

دھوکہ بازی کو پوشیدہ رکھنے کی تلقین

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ لاہور کے ایک جلسہ
میں پنڈت مالوی جی نے اچھوت لڑکوں سے اپنے گلے
میں ہار تو ڈلوا لئے۔ مگر جائے قیام پر پہونچ کر کپڑوں سمیت اشنان کیا۔
جس کا اعلان سناتن دھرمی اخبار "بھیشم" نے اس لئے کر دیا کہ
ایسے موقعہ پر سناتن دھرم کی یہی تعلیم ہے۔ اس کے متعلق پارس
(۱۳ اپریل) لکھتا ہے۔
"مالوی جی کے اس فعل پر ہندو جس قدر مسرت کا اظہار کرتے کم تھا
لیکن معلوم نہیں کہ معزز معاصر بھیشم کو اس میں کونسی خرابی نظر آئی۔ کہ وہ
اس کی اہمیت کو کم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ معاصر موصوف آریہ سماجی اخباروں
کو بیانگ دہل بتانا چاہتا ہے۔ کہ پنڈت مالوی نے اپنی قیام گاہ پر واپس آکر
کپڑوں سمیت اشنان کیا۔ گویا اس طرح سناتن دھرم ملیا میٹ ہونے سے بچا
لیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے معاصر کو اس واقعہ پر اس قدر زور دینے کی
ضرورت کیوں پیش آئی"۔

انگلستان پر عیسائیت کا اثر

(از ریویو آف ریلیجز لندن ماہ مارچ ۱۹۲۸ء)

اس مخصوص سوال کا جواب دیتے ہوئے جو عام طور پر انگلینڈ میں دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ عیسائیت کا اثر انگلستان کی قومی زندگی اور اس کے کیریکٹر پر کیا ہے۔ ڈاکٹر ہنری وائیٹ ہیڈ صاحب "انڈین ریویو" ماہ جنوری ۱۹۲۸ء میں بادل ناخواستہ اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ

"انگلستان میں اس قلیل تعداد کو دیکھکر جو صدق دلی سے عیسائیت پر ایمان رکھتی۔ اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتی ہے۔ یہ کہنا پڑیگا۔ کہ اس ملک کی قومی زندگی اور کیریکٹر پر عیسائیت کا اب کوئی اثر نہیں رہا۔ مگر ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ اب ملک پر اس کا کوئی مفید اثر پڑ رہا ہے۔ یا نہیں بلکہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ گذشتہ زمانہ میں عیسائیت نے انگلستان کو کیا فوائد پہنچائے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی یہ اس کے لئے کیا کر رہی ہے"

اس کے بعد عیسائیت کی خدمات کے ضمن میں آپ مسٹر ولبرفورس کی مساعی جو انہوں نے غلاموں کی تجارت بند کرنے میں کیں۔ اور مسٹر جان ہارورڈ کی جیلوں کی اصلاح کے لئے کوششیں اور لارڈ شیفٹسبری کی وہ مساعی جو انہوں نے کانوں کے اندر بچوں اور عورتوں کی حالت کو درست کرنے کے لئے کیں۔ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہیں۔ مگر ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہمدردئی خلائق کی انفرادی کوششیں عیسائیت کی کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ تو انہیں لینن۔ سٹیلن اور ان کے رفقائے کار جو روس میں غریب طبقہ کی تعلیم اور بہبودی وغیرہ کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ دہریت کی کامیابی قرار دینا پڑیگا۔ کیونکہ وہ دہریہ خیالات رکھتے ہیں۔ پھر دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں عیسائیت انگلستان کو کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔ کیا یہ کوئی ایسی راہ پیش کرتی ہے۔ جس سے مزدور اور سرمایہ دار میں صلح ہو سکے۔ کیا یہ کوئی ایسے قوانین پیش کرتی ہے۔ جن کے ماتحت عورت سوسائٹی اور امور خانہ داری میں اپنی صحیح جگہ حاصل کر سکے۔ پھر کیا یہ اہل انگلستان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے کوئی رہنمائی کر رہی ہے۔ اگر یہ ایسے اہم امور کے متعلق بھی خموش ہے۔ تو اور وہ کونسی خدمت ہے۔ جو عیسائیت موجودہ زمانہ میں انگلستان کی کر رہی ہے ؟

احمدی بچے کی لاش کی بے حرمتی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے اگر کوئی جماعت ہر قسم کی قربانیاں کر رہی ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کی خاطر جماعت احمدیہ کی خدمات ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کا اعتراف آریوں جیسے مخالفین اسلام بھی بارہا کر چکے ہیں۔ ابھی ایک گذشتہ پرچہ میں آریہ اخبار "پرکاش" کا ایک مضمون درج کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی اسلام کے لئے جاں نثاری اور فداکاری کا کھلے الفاظ میں اقرار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں خود سمجھدار اور سنجیدہ مزاج مسلمان بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ احمدی جماعت خدمت اسلام کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بعض مقامات پر ابھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو جاہل ملاؤں کے اشتعال سے سخت نازیبا حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی مقدس تعلیم کو بدنام کرتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان بلکہ حیوانوں سے بھی ہمدردی کی جو بے نظیر تعلیم دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا مذہب ایسی تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔ مگر آج بعض اسلام کے نام لیواؤں کی حالت اس درجہ گر چکی ہے۔ اور ان سے ایسی ایسی حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ جو انسانیت کے لئے بھی باعث شرم ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایسی بہیمانہ حرکات کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اس کی مقدس تعلیم کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

قبل ازیں کئی ایک ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ حال میں کٹک سے اسی قسم کی روح فرسا اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک چھوٹے بچے کو مخالفین نے اس قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ جو گورنمنٹ سے احمدیوں نے اپنے لئے حاصل کیا ہوا ہے۔ اور مقامی حکام نے بھی اس میں احمدیوں کی کوئی مدد نہ کی کٹک میں احمدیوں کے لئے یہ پہلا واقعہ نہیں۔ وہ اس قسم کی کئی ایک تکالیف سے گذر چکے ہیں۔ اور انہی وجوہات سے گورنمنٹ نے ان کے قبرستان کے لئے علیحدہ زمین دی تھی۔ مگر فتنہ انگیز ابھی تک ان کو اپنے مردے بھی دفن نہیں کرنے دیتے اور لاشوں کی بے حرمتی کر کے اپنے قسی القلب ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں کے پائے ثبات میں تو کوئی لغزش نہیں آسکتی۔ ہاں جو لوگ ایسے خلاف انسانیت افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت کی روسیاہی حاصل کر رہے ہیں ؛

جبریہ تعلیم کے متعلق علماء کے فتوے

معاصر "منادی" دہلی سے یہ اطلاع پاکر کہ دہلی کے علماء جبری تعلیم کے خلاف فتویٰ بازی کر کے مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے مضمون لکھا جس میں مسلمانوں کو علماء کی اس روش سے آگاہ کیا۔ جو آج تک ان کی تعلیم کے متعلق علماء کی رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کو نہایت خطرناک نقصانات کا شکار ہونا پڑا۔ اب دوسرے اخبارات کے علاوہ دہلی کے اخبار ہمدرد نے بھی ایسے علماء کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

ہم نے اس مضمون میں یہ بھی لکھا تھا۔

"ان علماء کو اس بات کی تشویش نہیں ہے۔ کہ تعلیم کے لازمی ہو جانے پر مسلمان بچے قرآن شریف نہ پڑھ سکیں گے۔ بلکہ اصل فکر اپنی روزی کی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر بچے چھوٹی عمر میں ہی سکولوں میں داخل کر دئے گئے تو ان کا ذریعہ معاش جاتا رہے گا۔ اور انہیں مسلمان بچوں کی عمریں ضائع کر کے اپنے پیٹ پالنے کا موقعہ نہیں ملے گا"

معاصر "ہمدرد" کے نزدیک بھی علماء کی مخالفت کی یہی وجہ ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"دین و مذہب کا نام لے کر عام مسلمانوں کو جس طرح بھڑکایا جا رہا ہے۔ اور جن لوگوں کی روٹیاں بعض مکتبوں کے ٹوٹ جانے سے بند ہو گئی ہیں۔ وہ مذہبی خطرہ کا شور مچا رہے ہیں"

پھر علماء کی اس قسم کی حرکات کو ان کی "خود غرضیوں اور ابلہ فریبیوں" کا نام دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ فتویٰ علماء دہلی۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ میرٹھ۔ تھانہ بھون وغیرہ کی مہروں سے مسجل و مزین ہے۔ اور اس میں تقریباً پچاس علماء کے دستخط ثبت ہیں مستفتی نے اپنے منشا کے مطابق جواب پانے اور اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جن الفاظ میں استفتا پیش کیا تھا۔ سوائے ایک مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دینے میں البتہ احتیاط کو مدنظر رکھا ہے۔ باقی مفتیوں نے تو ایک ایسے اہم معاملہ کے متعلق جس کا تعلق مسلمانوں کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے مسئلہ سے ہے۔ اس مسئلہ کی نوعیت سوال کی اہمیت وغیرہ پر کچھ بھی لحاظ نہیں کیا۔ اور بغیر اس کے کہ مسئلہ کے متعلق پوری تحقیق فرمائیں۔ صورت حال معلوم کریں۔ مسئلہ کی چھان بین کریں۔ انہوں نے آنکھ بند کر کے یہودیوں اور عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ کے شدید التسلط [illegible] رہبان کی طرح حرام و ناجائز کے احکام صادر فرما[illegible] [illegible]یا"

[illegible] نے ایسے علماء کے فتویٰ کے خلاف آئندہ [illegible]

برتھ کنٹرول

—— ۲ ——

قرآن کریم میں اللہ تعالٰے نے عورت کو حرث کہکر پکارا ہے نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم "حرث" کھیتی کو کہتے ہیں۔ کھیت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وقت پر بیج بویا جائے۔ اور اس سے پھل پیدا بنائیں۔ کھیت اس لئے نہیں ہوا کرتے کہ صرف ان کی ہموار سطح دیکھکر خوش ہو لیا۔ یا ان میں ہل چلا کر بیج تو بو دیا۔ مگر اس ڈر سے کہ کل کو کون پودوں کی آبپاشی کرنے کی تکلیف جھیلیگا۔ اگلے دن پھر بیج نکال باہر کیا۔ کوئی عقلمند کسان کھیت کی یہ تعریف نہیں کریگا۔

اسلام نے حالت حیض میں مجامعت سے منع کیا ہے۔ اس حالت میں مجامعت سے کئی قسم کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اور اولاد بھی تندرست نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس لئے اس سے پرہیز چاہیئے۔

پھر شریعت اسلام نے تندرست عورت کو دو سے ڈھائی سال تک بچہ کو اپنا دودھ پلانے کا حکم دیا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایک تو بچہ کے لئے موزوں قدرتی غذا ہے۔ دوسرے تجربہ سے ثابت ہے کہ اگر عورت باقاعدہ اپنا دودھ پلائے۔ اور خاوند سے حتی الوسع پرہیز رکھے۔ تو بعض حالات میں دو سال اور بعض میں ایک سال کے بعد پھر حیض شروع ہوتا ہے۔ اور جب حیض شروع نہ ہوگا۔ تو دوسرے حمل کا استقرار قدرتی طور پر ناممکن ہوگا۔ کثرت اولاد سے ڈرنے والوں کے لئے یہ تجربہ بہت مفید ہے۔ عام طور پر ان عورتوں کو بچہ جننے کے بعد دوبارہ حیض جلدی شروع ہو جاتا ہے۔ جو یا تو بچہ کو دودھ نہیں پلاتیں۔ یا مجامعت سے پرہیز نہیں کرتیں۔ میرے خیال میں بچہ کی ولادت کے بعد مرد کو کم سے کم چھ ماہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہیئے۔ اس سے بچہ اور عورت دونوں کی صحت اچھی رہیگی۔ اور وہ کثیر اولاد جو لاغر اور نحیف ہو۔ پیدا نہ ہوگی۔

پھر حکم ہے۔ کہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے خواہ وہ مجامعت ہی کیوں نہ ہو۔ اس حکم سے لاپرواہی برتنے کا نتیجہ ہے کہ اولاد ناہموار پیدا ہو کر ماں۔ باپ ملک اور قوم کے لئے ماتم کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اور ایسے آئے دن کے واقعات سے سادہ دل متاثر ہو کر برتھ کنٹرول پر اتر آئے ہیں۔ جب ابتدا ہی غلط رکھی جائے۔ اور محض خواہشات کا پورا کرنا ہی مقصود ہو۔ تو بتایئے۔ نتیجہ کس طرح نیک نکلے۔ اگر مرد اور عورت اس دعا کو پڑھکر اور [illegible] کو پیش نظر رکھکر خاص تعلقات پیدا کریں [illegible] سفلی خواہشات سے پاک ہو جائیں گے۔ اور وہ محسوس کریں گے۔ کہ وہ اللہ تعالٰی کے حکم کے ماتحت ایسا کرنے لگے ہیں۔ اس نیک خیال کا اثر ان کے ہر رونگٹے میں بجلی کی طرح ہوگا۔ اور یقیناً نتیجہ نیک برآمد ہوگا۔ صالح اولاد اگر کثیر ہو تو بھی دین اور ملک کیلئے باعث رحمت ہے۔ اسلام کا عین منشاء ہے۔ کہ نیک اور صالح اولاد کثرت سے پیدا ہو۔

پس اے محض اسباب پر توکل کرنے والو اور اے اسلام کے احکام سے بے خبری کی وجہ سے ادیات کی طرف جھک جانے والو! خالق کے شریک نہ بنو۔ اللہ کے کام اللہ کو کرنے دو۔ تم اپنا کام کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ کہ یہ اس کا حکم ہے۔ دعائیں کرکے اور نیک نیت دل میں پیدا کرکے بیویوں سے تعلقات رکھو۔ کیونکہ یہ اُس کا فرمان ہے۔ پھر اگر کثرت اولاد میسر آجائے۔ تو مت گھبراؤ۔ کہ یہ خالق کی امانت ہے۔ جو مسبب الاسباب ہے۔ اور قادر مطلق بھی ہے۔ رزاق بھی ہے۔ اپنی وسعت کے لحاظ سے ان کی تربیت میں لگ جاؤ۔ اور اس خالق سے ہی توفیق مانگو۔ کہ ان کی اعلٰی تربیت ہو سکے۔ اور اُسی رزاق سے فراخی رزق کی التجا کرو۔ کہ اس کے نزدیک یہ کام آسان ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

سینکڑوں کوس سے رزق اڑ کے چلا آتا ہے
پر لگا دیتا ہے رزاق مرے دانے کو

یاد رکھو اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ اگر ایک بچہ بھی خدا کی رضا کے مطابق ہدایت پا گیا۔ تو تم ہمیشہ کے لئے ثواب دارین کے مستحق بن گئے۔ پس اولاد جو نیک ہو۔ قدرت کا تحفہ ہے انعام خداوندی ہے۔ نہ کہ کھونے والی چیز۔

کسی کو کیا معلوم ہے۔ کہ ساری کی ساری اولاد اسی طرح قائم رہیگی۔ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی وبا کفران نعمت کا مزا چکھا دے۔ اور کثرت قلت یا عدم سے بدل جائے۔ قدرت کے کارخانے عجیب ہیں۔ ہر وقت اُسی ہمیشہ رہنے والی قادر و علیم ہستی کی طرف جھکنا چاہیئے۔

میرے نزدیک نطفہ کا ضائع کرنا سوائے مندرجہ ذیل حالات کے سخت گناہ ہے۔

(۱) جب ڈاکٹر کی رائے میں حمل رہنے سے عورت کی جان خطرہ میں ہو۔

(۲) جب یقین ہو جائے کہ عورت کے "[illegible]" کا قطر قدرتی ماپ سے بہت تھوڑا ہے۔ اور ماہر فن کی رائے میں بچہ سوائے خطرناک آپریشن کے پیدا نہ ہو سکے گا۔

(۳) Extra-Uterine Pregnancy یعنی جب حمل رحم کے علاوہ کسی اور جگہ قرار پا جائے جس کا نتیجہ یقیناً خطرناک ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں حمل گرانا جائز [illegible]

میرے خیال میں نطفہ کو عزل کرکے یا پیسری کے ذریعہ یا کسی دوا کے ساتھ ضائع کرنا خطرات سے خالی نہیں۔

میرے پاس ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ عورتوں نے عارضی طور پر برتھ کنٹرول کے لئے دوا کھائی اور ہمیشہ کیلئے بانجھ ہو گئیں۔ پھر ہزار جتن کئے۔ مگر اس نعمت سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دی گئیں۔ دوسرے طریق بھی مرد و عورت کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔

میں آخر میں پھر عرض کروں گا۔ کہ برتھ کنٹرول کی بجائے اصلاح کا کام شروع کیا جائے۔ جیسا کہ میں عرض کر آیا ہوں۔ ممنوع اوقات میں عورت و مرد نہ ملیں۔ تا نحیف و لاغر اولاد سے بچ سکیں۔ ایسے ہی مریض عورتوں اور مردوں کی شادیاں ملتوی کر دی جائیں۔ عورتوں کو ورزش کی طرف راغب کیا جائے۔ تا وہ اپنی صحت بحال رکھ سکیں۔

موجودہ جاہل دایہ عورتوں کی تربیت کی جائے۔ اور آئندہ لڑکیوں کو مڈوائفری کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت جتلائی جائے۔ تاکہ عورتیں نااہل دایہ کا شکار نہ ہو سکیں۔ کیا وجہ ہے۔ مغربی ممالک میں زچگی باعث ہلاکت ہرگز نہیں۔ یہاں وبا کی طرح نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ صرف لائق اور سند یافتہ دایہ عورتوں کی کمی کی وجہ سے ہے۔

اصلاح کے یہ طریقے تو جائز ہیں۔ اور قابل تعریف بھی لیکن اگر اولاد کا پیدا کرنا ہی بند کر دیا جائے۔ اور کثرت اولاد سے گھبرا کر اسے روکنے کی تحریک شروع کر دی جائے۔ تو اس سے یہ ہوگا۔ کہ اولاد سے بھی محروم رہنا پڑیگا۔ اور ادبار و نکبت بھی سر سے نہ ٹلے گی۔ کیونکہ ان کے مٹانے کی یہ اصل کوشش نہیں ہے۔ کسی نے ایسے ہی موقع کیلئے کہا ہے۔ ؎

دھونے کی ہے اے ریفارمر جا باقی
کپڑے پہ ہے جب تلک کہ دھبہ باقی
دھو شوق سے کپڑے کو یہ اتنا نہ رگڑ
دھبہ رہے کپڑے پہ نہ کپڑا باقی

خاکسار

سید رشید احمد (ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف) جمعدار آئی ایم۔ ڈی۔ میمو

فرانس میں جو اپنی عیش پرستانہ زندگی میں سب ممالک سے بڑھا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ سے شرح پیدائش اس قدر کم ہو گئی ہے۔ کہ حکومت کو افزائش نسل کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ فرانس اس کام پر ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔ مگر اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب تمدنی اور معاشرتی نقائص دور کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے ؛

حالات حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

قرآنی قصص میں آئندہ زمانہ کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ طالوت کا قصہ جو قرآن شریف میں بیان کیا گیا۔ اس میں ہمارے اس زمانہ کے متعلق کئی باتیں بطور پیشگوئی سمجھائی گئی ہیں۔

(۱) جس طرح بنی اسرائیل کو جب وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ قوم عمالقہ نے لوٹ کر تباہ کیا۔ اور ان کی اولادوں کو پکڑ کر لے گئے۔ اور ان پر جزیہ مقرر کیا۔ اسی طرح ایک وقت آئیگا۔ کہ مسلمان بھی اسلام کو چھوڑ کر طرح طرح کی بیہودہ رسومات میں غرق ہو جائیں گے۔ قوم عمالقہ کی مانند ان کے مال و متاع کو بھی ایک قوم اپنے قبضہ میں کرے گی۔ اور مسلمان اس قوم کے جزیہ (سود) کے نیچے آکر بہت ذلیل ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ آخر ایک حیلہ (شدھی) کے ذریعہ سے وہ قوم مسلمانوں کی اولاد کو اپنے ساتھ ملانا شروع کریگی۔

(۲) الم تر الی الملأ من بنی اسرائیل کے بطن میں بتایا گیا کہ مسلمانوں کے لیڈر اپنی ذلت و مسکنت کو دیکھکر کسی مصلح قوم کی تلاش اور انتظار میں سخت بے چین ہونگے چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے ایک ٹریکٹ موسومہ پنجابی نظمیں" شائع ہوا۔ جس کے شروع میں۔ اذ قالوا لنبی لھم کا نقشہ اس طرح دکھایا گیا۔ "فریاد امت ناکام بجناب سید الانام"

گنبد سبز والے شاہ انبیاء دے ساڈی ویکھ اٹھ کی حالت زار اجکل
ساڈی شان شوکت اوہ ہی نا ہیں دنیا وچ ہوئے ڈاہڈے خوار اجکل
ایہہ مدد ویلا کرو مدد ساڈی دتا آپ نے کیوں وسار اجکل
بھیجو عبد مہدی امام آئیں خلقت پئی کردی انتظار اجکل

(۳) طالوت کا قصہ سورۃ بقر کے ۳۲ رکوع میں بیان ہوا۔ یعنی گائے پوجنے والی قوم کے غلبہ کے وقت خدا تعالیٰ خلافت کے لئے جس خلیفہ کو منتخب فرمائے گا۔ ۳۲ کا عدد بھی اور گواہوں کے ساتھ ملکر اس شخص کے خلیفہ برحق ہونے کی گواہی دیگا۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خلافت کا ظہور ہوا۔ آج وہ زمانہ ہے جس میں قرآن شریف کی آیات اور رکوعات کے اعداد بھی اپنے رموز و اشارات کے مخفی خزانہ ظاہر کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر آیت یوم ینفخ فی الصور ونحشر المجرمین یومئذ زرقا۔ کو دیکھیں یہ آیت قرآن شریف کی بیسویں سورہ اور پارہ کے چودہویں اور سورۃ کے پانچویں رکوع میں درج ہے۔ اور اس رکوع میں ۱۵ آیات ہیں۔ یہاں گذشتہ جنگ یورپ کی خبر دی گئی۔ کہ بیسویں صدی عیسوی اور چودہویں صدی ہجری میں زرقا قوم کو اکٹھا کرنے کیلئے ایک بگل بجایا جائیگا۔ اور پانچ سال تک اس حشر کے لئے ان ممالک میں ہل چل رہیگی۔ اور اس قوم کی گنتی اور حساب کے لحاظ سے ۱۵ کا عدد ایک عظیم الشان نشان کی گواہی دیگا۔ یعنی ایک بڑا پہاڑ اس جنگ کے طوفان سے اڑ جائیگا۔ سو وہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۷ء کا دن ہے جس میں زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" کی صداقت کو تمام دنیا نے دیکھ لیا۔

(۴) اس قصہ کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں کہ شموئیل نبی کو ایک سونٹا بتایا گیا۔ کہ جس شخص کا قد اس سونٹے کے برابر ہو اسی کو بادشاہ بنایا جائے۔ طالوت کا قد اس کے برابر نکلا۔ بادشاہ بنایا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے سونٹا رکھنے کی تاکید کرنے سے تفسیریں پڑھنے والوں کو طالوت کا زمانہ یاد دلایا اب سونٹے کے نشان کو دیکھکر ہر منصف کو ماننا پڑیگا۔ کہ یہی وہ وجود ہے جو اس زمانہ میں خلافت کیلئے خدا تعالیٰ کو منظور ہے۔

(۵) نحن احق بالملک منہ کے مطابق اس خلیفہ کے انتخاب کے وقت بھی ایسے لوگوں نے جو اپنے آپ کو ملاء کے زمرہ میں سمجھے ہوئے تھے انیٰ لہ الملک علینا کی آواز بلند کی۔

(۶) مفسرین لکھتے ہیں۔ کہ طالوت کے انتخاب کے وقت ایک تابوت ظاہر ہوا جس میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور من کا تھیلہ اور ہارونؑ کی دستار اور دوسرے انبیاء کی رکھی ہوئی چیزیں تھیں۔ جاننا چاہیئے۔ کہ یہاں تابوت سے مراد دل ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے قال کریب وسبعًا فی التابوت (صحیح مسلم) ای سبعًا فی القلب (نووی شرح مسلم صفحہ) سو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک ایسے دل کو ظاہر فرمایا جس میں انبیاء کی رکھی ہوئی چیزیں موجود ہیں جن کا دیکھنا ہر مومن کیلئے تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا عصا جس سے انہوں نے گائے پرستوں پر فتح پائی آج حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کے قلب سے ایسی تدابیر اور تجاویز کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے ہاتھ میں لینے سے ہمارے مسلمان بھائی انشاء اللہ اپنے دشمنوں پر غلبہ پائینگے۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں لکڑی کا یہ ظاہری سونٹا اسی راز کے سمجھانے کو ہے۔ جو گائیوں کو ہانکنے کے وقت بھی کام آتا ہے حضور کے فرمودہ کے مطابق مسلمانوں کا تجارت وغیرہ امور کو اپنے ہاتھ میں لینا گویا من کا تھیلہ ہے۔ دستار ہارون میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ گائے پرستوں کا غلبہ جس نے اسلام کو ہارون کی طرح ہر طرف سے آن گھیرا ہے۔ یہ اس دل کی برکت سے دور ہوگا۔ اور دنیا میں اسلام کی عزت و عظمت قائم ہوگی۔ لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس تابوت کو لڑائی کے وقت اپنے آگے رکھ کر لڑتے۔ جس سے ان کو دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی بتائی ہوئی تدابیر کے تابوت کے پیچھے ہو کر اپنے دشمن کا مقابلہ کریں انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ

(۷) فمن شرب منہ فلیس منی ایک طرف کو پڑھکر دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات کو ملاحظہ فرمایئے جو آپنے ہندو قوم کے ہاتھ سے بنا کھانے کے متعلق مسلمانوں کے سامنے پیش کیں۔ اب سوچ ممکن ہے کہ ایک جھوٹا شخص قرآنی پیشگوئیوں کا مصداق ہرگز نہیں۔ اگر بنی اسرائیل کی طرح مسلمانوں کے راستہ میں مقابلہ کے وقت کھانے پینے کا کوئی واقعہ پیش نہیں آنا پھر طالوت کا قصہ مسلمانوں کو کیوں سنایا گیا۔ اور اس میں کیا حکمت تھی۔

(۸) حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان عدۃ اصحاب بدر علی عدۃ اصحاب طالوت (بخاری) کہ بدر والوں کی گنتی وہی تھا۔ جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا۔ مہدی کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے عدتھم علی عدۃ اھل بدر لم یسبقھم الاولون ولم یدرکھم الآخرون وعلی عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ (حجج الکرامہ) کہ اصحاب مہدی کا عدد اہل بدر اور اصحاب طالوت کے برابر ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بدر اور طالوت کے واقعات مہدی موعود اور آپ کے خلفاء کے ساتھ کوئی تعلق اور جوڑ رکھتے ہیں بخوف طوالت ایک دو باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

الف:۔ بنی اسرائیل کی حالت جب قد اخرجنا من دیارنا وابنائنا تک پہونچ گئی۔ تو خدا تعالیٰ نے طالوت کو کھڑا کر کے ان کو دشمن کے پنجہ سے چھڑایا۔ ایسا ہی آیت ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ سے مسلمانوں کی ذلت اور نصرت کا حال ظاہر ہے۔ بموجب حکم لکل آیۃ منھا ظھر وبطن کے بدر کے بطن میں اس بات کو سمجھایا کہ اسلام کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کو چودہویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک سلسلہ کی بنیاد ڈالیگا

(ب):۔ جنگ بدر سے پہلے ایک دن جناب مخبر صادق صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں فلاں کافر مارا جائیگا یہاں فلاں آپ کے فرمودہ کے مطابق ہر کافر جہاں اس کا مقام بتایا گیا وہیں گرا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم) چودہویں صدی میں آنے والے بروز رسول صلعم نے بھی جس جس کافر کے مارے جانے کی خبر دی ان میں سے کوئی اپنے وقت سے آگے پیچھے نہیں ہو سکا منجملہ ان کافروں کے ایک وہ ہے جس کی تاریخ قتل مات فرعون ھذہ الامۃ ۱۹۵۳ میں سمت کے رو سے ۔ اور لیکھرام الصلیب وقتل الخنزیر ۱۸۹۷ میں سن عیسوی کے حساب سے بتائی گئی

(۹) طالوت کے ہمراہ تھوڑے آدمی رہگئے جنہوں نے دشمن کا

پنجاب میں ترقی تعلیم کی رفتار

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ تعلیم پنجاب کی جو رپورٹ ۳۱۔ مارچ ۱۹۲۷ء سے پہلے ۵ سال کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس دوران میں تعلیم کے ہر شعبہ میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ جہاں ۱۹۲۱-۲۲ء میں طلباء کی تعداد ۶۲۶۶۹۰ تھی۔ وہاں ۱۹۲۶-۲۷ء میں یہ تعداد ۱۱۸۲۷۳۶ تک پہونچ گئی۔ گویا ۵ سال کی مدت میں ۵۵۶۰۴ کا اضافہ ہوا۔ آبادی کے لحاظ سے زیر تعلیم طلباء کا تناسب ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۳٫۰۳ فی صدی تھا۔ جو ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۵٫۷۲ فی صدی ہوگیا۔ اگر صرف لڑکوں کی تعداد ملحوظ رکھی جائے۔ تو یہ تناسب ۹٫۳۲ فی صدی تک پہونچتا ہے۔ اور اس اعتبار سے پنجاب ہندوستان کے ہر ایک صوبہ پر تفوق رکھتا ہے۔ ۱۹۲۶-۲۷ء میں تعلیم پر کل خرچ کی میزان ۲۸۷۶۵۷۶۳ تھی۔ جو ۱۹۲۱-۲۲ء کی میزان سے بقدر ۹۸۰۳۴۷۶ زیادہ ہے اس مجموعی خرچ میں سے ۵۵٫۵۲ فی صدی تو صوبجاتی آمدنی کی مد سے دیا گیا۔ ۱۴٫۳۶ مقامی سرمایہ سے پورا کیا گیا۔ ۲۰٫۰ فیسوں اور ۱۰٫۹ دیگر ذرائع سے وصول ہوا۔

تعلیمی درسگاہوں میں اضافہ

تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کی تعداد میں ۷۳۶۹ کا اضافہ ہوا۔ بالغ اشخاص کے مدارس کی تعداد بقدر ۳۸۶۱ بڑھ گئی۔ ان سے قطع نظر معمولی سکولوں میں ۳۵۰۸ کا اضافہ قابل ذکر ہے۔ طلباء کی تعداد میں غیر معمولی زیادتی کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ سالہائے زیر ریویو میں طلباء کی باقاعدہ حاضری کا معیار بھی بلند رہا۔ جن سکولوں میں صرف ایک ہی مدرس پڑھاتا تھا۔ ان کی تعداد گھٹا کر ایک ہزار تک کر دی گئی ہے۔

مڈل سکولوں کی تعداد بھی روبہ اضافہ رہی ہے۔ اور لوئر مڈل سکول جو ورنیکلر طریق تعلیم کا ذریعہ استحکام ہیں۔ روز افزوں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ سالہائے زیر ریویو کے اختتام پر ۸۳۲ دیہاتی اور ۴۸ قصباتی رقبوں میں لازمی ابتدائی تعلیم نافذ ہو چکی تھی۔ جبری تعلیم کی رفتار تیز کر دی گئی ہے۔ اور طلباء کو حصول تربیت کے لئے سکولوں میں لانے کے لئے جو دقتیں حائل ہیں۔ وہ بتدریج رفع ہو رہی ہیں۔ تربیت یافتہ معلمین کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ معلمین کو جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے یہ مقصود ہے۔ کہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات کو مد نظر رکھکر تعلیم دینے کے قابل ہوں۔ دیہاتی سکولوں میں دیہی ضروریات کے مطابق تعلیمی نصاب مرتب کرنے کا کام اطمینان بخش ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ زمانہ کا دیہاتی معلم دیہات کی تحریک اصلاح میں پیش پیش نظر آئے گا۔ سالہائے مذکور کے اندر سکولوں کے طریق معائنہ میں اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ جن کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ آج کل انسپکٹر مدارس کا یہی کام نہیں کہ لڑکوں کا امتحان لے لیا۔ اور مدرسہ کے حسابات کی پڑتال کر لی بلکہ وہ اپنی توجہ بیشتر عام تعلیمی سلک کے مسائل مثلاً ورنیکلر تعلیم کی توسیع و اصلاح جبر کے نفاذ بالغ اشخاص کی تربیت کے انتظام اور دیگر اشاعتی کاموں کی طرف مبذول کرتا ہے۔ پرانی طرز کے معائنے اب زیادہ مقبول عام نہیں رہے۔ اور انسپکٹر اب اپنے آپ کو محض ممتحن نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اشاعت تعلیم کے متعلق نئے خیالات پھیلاتے ہیں۔ اور نئے نئے تجربے کرتے ہیں ہیڈ ماسٹروں کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں۔ اور تعلیمی اصلاح کے حامی بن گئے ہیں۔ انسپکٹروں کا کام بڑھ گیا ہے۔ اور ان کی امداد کے لئے پانچ ڈپٹی انسپکٹر بھی تحریک کو عملی صورت دینے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے معائنوں کا حلقہ اثر بھی وسیع کر دیا گیا ہے۔

کالج کی تعلیم

اگر ۱۹۲۲-۲۳ء اور ۱۹۲۶-۲۷ء کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ کالج کے طلباء کی تعداد ۷۲۹۴ سے ۱۱۸۸۲ تک پہونچ گئی ہے۔ گریجویٹوں کی تعداد ۷۰۰ سے ۸۰۰ تک بڑھی ہے۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ کالج کی تعلیم کا یہ پہلو تشویش ناک ہے۔ اب میٹرک کیولیشن کے بعد طلباء کی کثیر تعداد کالج میں داخل ہونے کی متمنی ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ انٹرمیڈیٹ جماعتوں میں طلباء کی غیر معمولی تعداد اس امر کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ انہیں اعلیٰ قسم کی تعلیم دی جا سکے۔ معلم کو طلباء کے سامنے مجموعی طور پر ایک ہی قسم کا لیکچر دینا پڑتا ہے۔ اس طرح معلمی کا معیار کسی قدر کم دلچسپ ہو جانے کا رجحان رکھتا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اب کالج کی ابتدائی جماعتوں میں اعلیٰ قابلیت کے طلباء کی تعداد کافی نہیں ہوتی۔ میٹرک کیولیشن امتحان کا معیار بلند کر دینے سے یہ دقت مکمل طور پر رفع نہیں ہو سکتی۔ اس کے باوجود امید ہے کہ اگر انسپکٹر اس بارہ میں مسلسل نگرانی سے کام لیں۔ اور جماعتوں کی ترقی مناسب معیار کے مطابق کر دی جائے۔ تو اصلاح ہو سکتی ہے۔ بعض اصحاب کی یہ تجویز ہے۔ کہ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کا امتحان دوبارہ مقرر کر دیا جائے۔ خالصہ کالج کے پرنسپل مسٹر من موہن نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ کالج میں داخل ہونے کے لئے صرف میٹرک کیولیشن کی سند کافی نہ سمجھی جائے۔ بلکہ داخلہ کے لئے اس سے بہتر تعلیمی قابلیت ناگزیر ہونی چاہیئے۔ جو لوگ مغربی ممالک کی تعلیمی حالت سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ گو ممالک غربیہ تعلیمی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہیں۔ لیکن وہاں یونیورسٹی کی تعلیم چند افراد کا استحقاق سمجھا جاتا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کالجوں کی تعداد فی الحال سات ہے۔ ان کالجوں سے یہ مقصود ہے کہ طلباء کی زندگی و تربیت ایک بلند معیار پر آ جائے۔ یہ انٹرمیڈیٹ کالج نہ صرف ڈگری کالجوں میں طلباء کی تعداد کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ بلکہ یہاں معلمین اور متعلمین کے مابین رشتہ ارتباط خصوصیت سے مضبوط ہوتا ہے۔ اور یہی امر کالج کی تعلیم کی تکمیل کے لئے لازمی ہے۔ ان کالجوں کے طلباء اگر کسی بڑے کالج میں داخل ہوتے۔ تو وہ پچھلی بنچوں پر بیٹھ کر ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتے۔ لیکن یہاں انہیں اپنی شخصیت کا سکہ قائم کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ شخصیت کی نشو و ارتقا کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج بے حد معاون ہو سکتے ہیں۔ ان میں کھلی ہوا کی زندگی اور جسمانی تربیت کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ اور یہی امور تعلیم کے لئے لازمی ہیں۔ ان سے اشتراک عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور طلباء کے دل و دماغ صحت مندی کے ساتھ ترقی حاصل کرتے ہیں۔

ثانوی تعلیم

سالہائے زیر ریویو میں ثانوی درسگاہوں کی تعداد ۱۰۴۷ سے ۲۶۳۶ تک پہونچ گئی ہے۔ گویا ان میں ۱۵۰٫۸ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس ازدیاد کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ پرائمری سکول لوئر مڈل سکولوں میں تبدیل کئے گئے۔ ۱۹۱۷-۲۲ء کی پانچسالہ مدت کے مقابلہ میں ہائی سکولوں کی تعداد ۵۳ سے گھٹ کر ۴۹ فی صدی رہ گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی طلباء کی تعداد میں ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر طلباء کی تعداد سکولوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت بڑھ گئی۔ ورنیکلر مڈل سکولوں میں درج رجسٹر طلباء کی تعداد گذشتہ دس سال میں ۲۸۷۱۱ سے ۳۲۸۲۹۱ تک پہونچ گئی ہے۔ جو ابتدائی تعلیم کی نئی پالیسی کا ایک کامیاب مظاہرہ ہے۔ امید ہے۔ کہ مناسب وقت پر پنجاب کے ابتدائی سکول سے ایک ایسا ورنیکلر سکول عبارت ہوگا جس میں آٹھ جماعتیں ہوں۔ اس سے زمینداروں میں تعلیم کی اشاعت بخوبی ہو سکے گی۔ ثانوی تعلیم کے متعلق ایک بڑا مسئلہ جس پر محکمہ تعلیم کی توجہ مبذول رہی ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس قسم کی تعلیم کو صوبہ بھر میں وسیع کرنے کے لئے منصفانہ طریق پر کیا انتظام کیا جائے پس ماندہ اضلاع میں تو ہائی سکولوں کو صوبجاتی حیثیت دی گئی ہے جس سے مقامی جماعتیں مڈل سکولوں پر زیادہ روپیہ صرف کرنے کے قابل ہو گئی ہے۔ بسا اوقات اس پالیسی کی کامیابی میں یہ دقت سد راہ ہو جاتی ہے۔ کہ وہاں ضرورت تو صرف ایک سکول کی ہوتی ہے۔ لیکن بہت سے فرقہ وارانہ سکول موجود ہوتے ہیں۔ محکمہ تعلیم اس امر پر خاص توجہ دے رہا ہے۔ کہ ثانوی درسگاہوں میں محض مدرسہ کے کمرہ کی تعلیم کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی تربیت دی جائے۔ اور اس غرض سے بوائے سکاؤٹ کی تحریک جونیئر ریڈ کراس انجمنوں کے قیام موسیقی کی ترقی اور بہتر کتب خانوں کی بہم رسانی کا انتظام کیا جاتا ہے

طلبا کی جسمانی ترقی پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر ایک کمی ہے۔ تو کتب خانوں اور موزوں قسم کے لٹریچر کی۔ جس کی طرف مسٹر جینکنس ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور نے خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔

معلمین کی تربیت

مسٹر پارکنسن کی رپورٹ مظہر ہے کہ سنٹرل ٹریننگ کالج میں اب اعلےٰ معیار کے طلباء داخل ہونے کے لئے آنے شروع ہوگئے ہیں۔ اس کی غالباً وجہ یہ ہے۔ کہ اب معلمین کا مستقبل بھی بہتر ہوگیا ہے۔ کالج مذکور میں بعض اہم اصلاحیں نافذ کی گئی ہیں۔ مثلاً پہلے یہ دستور تھا۔ کہ پروفیسر آیا۔ اور لیکچر دے کر چلا گیا۔ اب تعلیم کے خاص شعبے طلباء کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جن میں وہ کمال حاصل کرسکتے ہیں۔ جسمانی تربیت کے لئے ایک خاص عملہ مرتب کیا گیا ہے۔ ٹرینڈ ورنیکلر معلمین کا معیار بھی بلند ہوگیا ہے اور وہ ضروریات زمانہ کے مطابق اپنا کام کرنے کے قابل ہیں ان کی تربیت محض کمرہ کے اسباق تک محدود نہیں۔ بلکہ انہیں ان تحریکوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جن سے دیہاتی زندگی اور حالات میں اصلاح ہو۔

گکھڑ اور گرد گاؤں میں معلمین کی تربیت کا ایک قابل تعریف پہلو یہ ہے۔ کہ وہاں انہیں اصلاحی تحریکوں میں نمایاں حصہ لینے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ گکھڑ کے تعلیمی نصاب میں ہندوستانی دیہات کی بہبود و ترقی کا پہلو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اور گرد گاؤں میں تربیت یافتہ معلمین کو کمیونیٹی ورک یعنی اشتراک عمل کی موثر تعلیم دی جاتی ہے۔ اب یہ کوشش ہے۔ کہ جملہ ٹریننگ انسٹی ٹیوشنوں میں اس قسم کی تربیت مروج کردی جائے۔

جبری تعلیم اور دیہاتی اصلاح

سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء کے سرکاری تبصرہ میں اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ جبر کے نفاذ میں یکساں نیت کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اس ضمن میں یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہوگا۔ کہ اس کے بعد محکمہ تعلیم نے ایک جامع نظام کار مرتب کیا۔ جو حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ حقیقت بھی مسرت انگیز ہے۔ کہ بالغ اشخاص کی تعلیم جس کے بغیر دیہاتی اصلاح کی تحریک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ بہ سرعت تمام پھیل رہی ہے۔ گذشتہ پانسالہ ترقی کی بنا پر یہ امید کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ محکمہ تعلیم کی سرگرمیاں تعلیم عام کے اعلےٰ مقصد کے حصول میں نہایت موثر ثابت ہونگی۔

یہ مضمون اس لئے شائع کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دیکھے۔ عام تعلیمی ترقی میں وہ کس قدر حصہ لے رہی۔ اور ان آسانیوں اور مواقع سے کس قدر فائدہ اٹھا رہی ہے۔ جو گورنمنٹ تعلیم کے متعلق پیش کررہی ہے۔ ایڈیٹر

قرآن مجید کی ایک پیشگوئی کی تصدیق

اجرام فلکیہ میں آبادی

الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ غیب کی ایسی باتوں پر مشتمل ہو۔ جو ہر زمانے میں اپنی صداقت کے ذریعہ اس کتاب کے منجانب اللہ ہونے پر برہان قاطعہ بن سکیں۔ عالم الغیب ہونا اللہ تعالیٰ کی امتیازی صفت ہے۔ اس لئے اس کی کتاب میں بھی اس شان خصوصی کی جلوہ گری لازمی امر ہے۔ جملہ کتب الہامیہ میں سے فی زمانہ یہ خصوصیت صرف قرآن پاک کو ہی حاصل ہے۔ اسی کی پیشگوئیاں ہر زمانہ میں پوری ہوتی اور اس کی درخشندگی پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ فرعون مصر کی لاش کے متعلق قرآن مجید کا ارشاد اليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك آية آثار قدیمہ کی تحقیقات سے پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ جس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہے علاوہ ازیں بیسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ جن پر علوم موجودہ شہادت دے رہے ہیں۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر قرآن مجید نے فلکیات اور علم ہیئت کے متعلق اہل زمانہ کے لئے ایک حیرت زا اور تعجب خیز انکشاف بیان فرمایا تھا۔ اہل دنیا نے اس وقت اس حقیقت کی صداقت سے انکار کردیا۔ مگر واقعات اور موجودہ تحقیقات نے خدائی کلام کی تصدیق کی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ومن اٰیاته خلق السمٰوات والارض وما بث فیهما من دابة وهو علیٰ جمعهم اذا یشاء قدیر

اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے۔ کہ اس نے اجرام فلکیہ اور زمین کو پیدا کیا۔ نیز ان اجرام اور زمین میں مخلوق بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ان فلکیات اور زمینی مخلوقات کے درمیان وسائل اجتماع پیدا کریگا۔ (الشوریٰ ع ۲)

یہ عظیم الشان صداقت پہلے زمانوں کے لئے اگرچہ اچنبہ اور حیران کن تھی۔ مگر آج مغربی تحقیقات سے ہر کس و ناکس کے لئے قابل تسلیم ہوچکی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "ملاپ" لکھتا ہے۔ کہ "سر فرانسس ینگ ہزبینڈ" نے اپنی تازہ کتاب "ستاروں میں زندگی" میں لکھا ہے۔

"اپنی ساری تحقیقات سے میں اس عظیم الشان نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ ستاروں میں ہمارے جیسے ذی عقل افراد پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا وجود ازبس ضروری ہے۔ آج سے پہلے جو میرے لئے قیاس تھا۔ وہ اب اعتقاد ہوگیا ہے۔ ہمارے جیسے انسان وہاں ضرور پائے جاتے ہیں۔ یہ وہ نتیجہ ہے۔ جس پر میں خود پہونچا ہوں۔" (۱۳ نومبر ۱۵ء)

کیا اہل بصیرت کے لئے قرآن مجید کے الہامی ہونے پر یہ زبردست شہادت نہیں؟ عرب کا ایک امی انسان (فداہ نفسی) کیونکر واضح الفاظ میں وہ خبر دے سکتا ہے۔ جس سے قریباً ڈیڑھ ہزار سال بعد بے انتہا جدوجہد کے نتیجہ میں دنیا کے فلاسفر آگاہ ہوتے ہیں؟ واللہ۔ اگر یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ہی کلام ہے۔ تو بھی آپ کی عظمت و بزرگی کے اثبات کے لئے ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ بہرحال کہنا پڑیگا۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے صاحبزادہ کی کامیابی

۱۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

میں نے اپنے لڑکے علی محمد کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد عالی کے ماتحت لندن میں سول سروس کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ مگر بعد ازاں یہ کورس چھوڑ کر ایم ۔ اے اور جرنلزم لے لیا گیا تھا۔ اس کے ناکام ہونے کے باعث ارادہ تھا۔ کہ اُسے واپس بلا لیا جائے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خواب میں اسے کامیاب امیدواروں کی فہرست میں دیکھا۔

الحمد للہ۔ کہ حضور کا یہ خواب جو دراصل پیشگوئی ہی تھی۔ پورا ہوگیا ہے جسکی ابھی اطلاع ملی ہے۔

عزیز مذکور نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے ایم ۔ اے کا امتحان پاس کرلیا ہے۔ اب جرنلزم کا امتحان ہندوستان آکر بھی دیا جاسکتا ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خصوصاً اور دوسرے دوستوں کا عموماً شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنھوں نے مہربانی فرماکر عزیز کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ اور مزید درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے سلسلہ کا مفید خادم بنائے۔

(الفضل) عزیز مذکور کی کامیابی پر ہم جناب سیٹھ صاحب کو مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو [illegible] اور ارادوں سے بھی بڑھکر عزیز موصوف [illegible] کرنے کی توفیق بخشے۔

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء
نمبر ۸ جلد ۱۵
اشتہارات ۱۰
Digitized by Khilafat Library Rabwah
خاص الخاص رعایت
احباب کرام اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں ورنہ بعد میں افسوس ہوگا
رعایت - رعایت - رعایت
احباب کو چاہیئے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے چند دوست مل کر آرڈر بھیجیں تاکہ ہر ایک کو الگ الگ کتابیں منگوانے میں زیادہ محصول ڈاک نہ دینا پڑے۔
جو دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اس پتہ پر اپنی درخواستیں بھیجیں۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب
حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
اور
دیگر علمائے جماعت احمدیہ
کی مندرجہ ذیل کتابیں جو
بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان
کی شائع شدہ یا ملکیت ہیں
پانچ اپریل ۱۹۲۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء تک رعایتی قیمت پر ملیں گی
جو انجمنیں اپنے اپنے ہاں لائبریری قائم کرنا چاہیں۔ وہ اس رعایت سے ضرور مستفید ہوں۔
مندرجہ ذیل کتابیں ضرور رعایتی قیمت پر خریدیئے۔
یعنی ان تمام کتابوں پر مقررہ میعاد کے اندر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دی جائے گی۔ جو بہت بڑی رعایت ہے
تصانیف حضرت مسیح موعود
براہین احمدیہ ہر چہار حصص
سرمہ چشم آریہ
شحنہ حق
آئینہ کمالات اسلام
آسمانی فیصلہ
برکات الدعاء
حجۃ الاسلام
سچائی کا اظہار
شہادت القرآن
نور الحق ہر دو حصہ
انوار الاسلام
منن الرحمن
ضیاء الحق
نور القرآن ہر دو حصہ
انجام آتھم
استفتاء اردو
سراج منیر
تحفہ قیصریہ
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
فریاد درد
نجم الہدیٰ
ضرورت الامام
راز حقیقت
ایام الصلح اردو
ایام الصلح فارسی
ستارہ قیصرہ
تریاق القلوب
تحفہ غزنویہ
لجۃ النور
اربعین کامل
خطبہ الہامیہ
دافع البلاء
نزول المسیح
تحفہ ندوہ
اعجاز احمدی
ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
مواہب الرحمن
نسیم دعوت
سناتن دھرم
تذکرۃ الشہادتین
لیکچر سیالکوٹ
براہین احمدیہ حصہ پنجم
الوصیت
چشمہ مسیحی
تجلیات الٰہیہ
قادیان کے آریہ
حقیقۃ الوحی
چشمہ معرفت
پرانی تحریریں
در مکنون فارسی
تقریر جلسہ دعاء
تقریریں
درثمین فارسی
مجموعہ اشتہارات ۳ حصے
تصانیف حضرت خلیفہ اول رض
رد تناسخ
ابطال الوہیت مسیح
فصل الخطاب
تصدیق براہین احمدیہ
نور الدین
خطبات نور حصہ اول
خطبات نور حصہ دوم
دینیات کا پہلا رسالہ
مبادی الصرف
تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
منصب خلافت
برکات خلافت
انوار خلافت
حق الیقین
منہاج الطالبین
لیکچر شملہ
تقدیر الٰہی
عرفان الٰہی
ملائکۃ اللہ
نجات
تحفۃ الملوک
حقیقۃ النبوۃ
ترک موالات
احمدیت یعنی حقیقی اسلام
دعوت الامیر اردو
دعوت الامیر فارسی
ہستی باری تعالیٰ
نماز انگریزی
از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
سیرت خاتم النبیین
سیرت المہدی حصہ دوم
ہمارا خدا
متفرق تصانیف
فقہ احمدیہ
اسلام اور قتل مرتد
بہائی مذہب کی حقیقت
اسباق القرآن ہر حصہ
تواریخ مسجد فضل لندن مجلد
جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
انگریزی لٹریچر
پارہ اول مع احمدی نوٹ
تحفۃ الملوک انگریزی
جواب پمفلٹ تعلیم المسیح
سیرت مسیح موعود
تحفہ پرنس آف ویلز
ملنے کا پتہ
بک … و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور
… کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

موتی سُرمہ کی دھوم مچ گئی

ملک ایران سے ایک آواز

اب یہ کون نہیں جانتا۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ڈھلکا۔ ناخونہ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

جناب سیٹھ محمد عمر قش مرچنٹ چاربار (ایران) سے لکھتے ہیں کہ میری آنکھیں کئی سال سے خراب تھیں۔ ڈاکٹروں کے علاج سے میری روح قبض ہوتی تھی۔ کوئی لائق طبیب یہاں تھا نہیں۔ کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ داریاں ہندوستان جاکر علاج کرانے سے مانع تھیں لیمپ کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تھا۔ تو دوسری صبح اسقدر سوج جاتی تھیں۔ کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور مارے درد کے جان جاتی تھی۔ حسن اتفاق سے ڈاکٹر بشیری صاحب کے چاربار تشریف لانے پر اپنی آنکھیں دکھانیکا موقعہ ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے بطور تجربہ آپ کا ایجاد کردہ سرمہ استعمال کرلیا۔ اب میں بالکل تندرست ہوں۔ دن رات اپنا کام کرتا ہوں۔ نظر صاف ہوگئی۔ سوزش جاتی رہی تاپکا سرمہ حیرت انگیز اثرات رکھتا ہے۔ آنکھوں کے بیماروں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

اکسیر البدن آپکی کایا پلٹ دیگی

پلیڈر ہائیکورٹ کی شہادت

بیشک لوگ اشتہاری دنیا سے بدظن ہوگئے ہیں۔ مگر دوستو پانچوں انگلیاں یکساں نہیں۔ ایمانداری دنیا سے مفقود نہیں ہوچکی۔ جس طرح ہمارے شہرہ آفاق موتی سرمہ رجسٹرڈ نے اپنے اثر مسیحائی سے پبلک کو گرویدہ بنالیا ہے ٹھیک اسی طرح ہماری تیار کردہ اکسیر البدن رجسٹرڈ بھی اپنے جادو اثر کی وجہ سے دن بدن لوگوں کے دلوں پر اپنا قبضہ جمارہی ہے۔ جس نے اس اکسیر کو ایکدفعہ بھی استعمال کیا۔ وہ گویا ہمیشہ کے لئے ہمارا زندہ اشتہار بن گیا

چنانچہ جناب محمد یعقوب خانصاحب بی اے پلیڈر ہائیکورٹ پنجاب گورداسپور سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی ساختہ دوائی اکسیر البدن قریباً ایک ماہ استعمال کی اور میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے اس دوائی کو جسمانی اور دماغی کمزوریوں کے لئے بہت مفید پایا وہ لوگ جنہیں دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ انہیں یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیئے اس سے بڑھکر اور کیا جادو اثر ہوسکتا ہے۔ اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے تو فی الفور اس کا استعمال شروع کردیں۔ جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔ ایک کی قیمت

موتی سرمہ رجسٹرڈ اور اکسیر البدن رجسٹرڈ اکٹھی منگوانے پر محصولڈاک معاف رہیگا۔

پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل فرماتے ہیں

پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں

بحوالہ اخبار الفضل "مشین سیویاں" مورخہ ... دسمبر ...

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جن کا مشین سیویاں کا اشتہار الفضل میں شائع ہورہا ہے۔ ان کی تیار کردہ مشین ہم نے دیکھی ہے۔ ظاہری شکل و بناوٹ میں بہت ہی خوبصورت ہے امید ہے کہ سیویاں نکالنے میں عمدہ ہوگی۔ پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں (ایڈیٹر)

قیمت مشین کلاں (قطر دو انچ) مجہر (۷/۸/۰) خرد مشین (قطر ۱½ انچ) مجہر (...) علاوہ اخراجات ...

پتہ:۔ ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

طالب علموں، لیکچراروں و دیگر اصحاب تحریر و تقریر پیشہ کیواسطے

عجیب البتاثیر تحفہ

نہایت معتبر اور بارہا دفعہ کی آزمودہ۔ مستقل طور پر دل و دماغ کو طاقت پہونچاکر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں بلکہ ہمیشہ کے واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت انگیز تبدیلی واقعہ ہوجاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصفی خون اور مقوی اعصاب بھی ہے۔ جس نے ایک دفعہ آزمائش کرلی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ نمونہ محصولڈاک کے لئے دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں۔ قیمت ایک ہفتہ کا کورس صرف ... دو ہفتہ کیلئے ... محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر پبلک میڈیکل ہال روپڑ ضلع انبالہ پنجاب

تحایف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال۔ لیڈی سوٹ کے مشہدی قناویز۔ کلاہ پشاوری وغیرہ ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دیجائے گی۔

المشتہر

غلام حمید میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ

بازار کریم پورہ پشاور

اعلان

گذشتہ ماہ میں میں نے مستری نور الدین صاحب احمدی کے کارخانہ مشین سیویاں کے متعلق الفضل میں اعلان کیا تھا جس کے متعلق غلط فہمی ہوسکتی تھی کہ اس کارخانہ کے سوا اور کوئی کارخانہ احمدی مشین سیویاں کا نہیں لہذا اس غلط فہمی کے رفع کرنے کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بٹالہ میں بھی ہمارے مخلص احمدی بھائی شیخ عبدالرشید صاحب اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ کے ہاں سے مشین سیویاں اور دیگر مشینیں ملتی ہیں۔ جن کا الگ اخبار الفضل میں اعلان شائع ہوتا رہتا ہے۔

محمد صادق ناظر ... عامہ

بقیہ صفحہ نمبر ۲

چوتھی تجویز

مبلغین کی تعداد میں اضافہ

کرنے کے متعلق تھی۔ سب کمیٹی نے تین مبلغوں کا سالانہ اضافہ تجویز کیا تھا۔ تا وقتیکہ ضرورت کے مطابق مبلغ مہیا ہو جائیں۔ سب کمیٹی نے ۱۲ مبلغوں کا سالانہ اضافہ منظور کیا۔ دوران گفتگو میں یہ تجویز بھی پیش ہوئی۔ کہ جتنے مبلغوں کی اس وقت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور جن کی تعداد ۴۴ ہے۔ وہ سب منظور کئے جائیں۔ رائیں طلب کرنے پر پہلی تجویز کے حق میں ۹۵ دوسری کے حق میں ۴۵ اور تیسری کے حق میں ۳ رائیں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلی تجویز کو منظور فرمایا۔

پانچویں تجویز جو اخبار سن رائز کے خریداروں کے بڑھانے کی تھی۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریک قرار دے کر بحث کی ضرورت نہ سمجھی۔

مخصوص مبلغ

چھٹی تجویز گورنمنٹ کے معزز عہدہ داروں اور امراء کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک مبلغ کو مخصوص کرنے کے متعلق تھی۔ اس پر گفتگو کے بعد تین صورتیں اظہار رائے کے لئے پیش ہوئیں۔

اول یہ کہ اس کام کے لئے ایک آدمی مختص کیا جائے۔ دوم یہ کہ کسی کو مختص نہ کیا جائے۔ چند آدمیوں کو اس کام کے لئے ٹرینڈ کیا جائے۔ سوم یہ کہ کسی کو اس کام کے لئے مختص نہ کیا جائے

پہلی صورت کے حق میں ۱۱۔ دوسری کے حق میں ۶۶۔ اور تیسری کے حق میں ۴۳۔ آراء نکلیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری صورت منظور فرمائی۔

اس پر دوسرے دن کا اجلاس سوا دس بجے رات کے ختم ہوا۔ اس اجلاس کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نمائندگان کو نوکاٹ تقسیم کئے گئے۔

مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس تیسرے دن ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد سب کمیٹی

بیت المال

کی رپورٹ جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی پیش کی۔

ناظروں کا دورہ

پہلی تجویز ناظروں کے دورہ کے متعلق تھی۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصولاً غلط قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے۔ اور پھر کسی ناظر کو یہ حق بھی نہیں ہے کہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ دوسرے ناظر [illegible] کی [illegible] پابندی عائد کرا سکے۔ ایسی بات کے متعلق پہلے ناظروں [illegible]

اور پھر ان کی رائے کے اتحاد سے ایسی بات پیش کی جائے۔

ایجنڈا کے متعلق ہدایت

اس موقعہ پر حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ آئندہ کے لئے مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کے متعلق میں یہ ہدایت دے دونگا۔ کہ کسی ناظر کی طرف سے کوئی ایجنڈا نہ آئے۔ جب تک صدر انجمن احمدیہ اسے پاس نہ کرے۔

بجٹ

اس کے بعد بجٹ پیش ہوا۔ بجٹ کی جو کاپی چھاپ کر نمائندوں میں تقسیم کی گئی تھی۔ وہ مختصر تھی۔ لیکن ناظر صاحب بیت المال نے زبانی تفصیلات کی تشریح فرمائی۔ اور ہر ایک صیغہ کا علیحدہ علیحدہ آمد و خرچ اور سال گذشتہ کا اصل خرچ اور بجٹ کی رقم بیان کی۔ تمام گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تفصیل سے گفتگو ہونے کے بعد مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور حسب ذیل بجٹ منظور فرمانے کی بہت بڑی کثرت رائے سے سفارش کی۔

آمد = ۲۶۹۴۱۵

خرچ = ۲۶۶۱۰۰

اور حضور نے اسے منظور فرمایا۔

اس کے بعد سب کمیٹی

نظارت امور خارجہ

کی رپورٹ الیکشن کے معاملات کے متعلق پیش ہوئی۔ اور نہایت تفصیلی گفتگو کے بعد اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجاویز منظور فرمائیں۔ چونکہ مختصر الفاظ میں ان تجاویز کا ذکر کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ان کے لئے احباب کو مفصل رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جس کے متعلق امید ہے۔ کہ جلد شائع ہو جائے گی۔

نظارت امور خارجہ کی کاروائی ختم ہونے پر چونکہ قریباً تین بجے کا وقت ہو چکا تھا۔ اور نمازیں پڑھنے اور کھانا کھانے کے بعد بہت سے احباب نے روانہ ہونا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کو ختم کرتے ہوئے برعایت وقت

آخری تقریر

فرمائی۔ جس میں احباب کو ان امور پر عمل کرنے اور دوسروں سے کرانے کی تلقین فرمائی۔ جو حضور نے نمائندگان جماعت کے مشورہ کے بعد منظور فرمائے تھے۔ اور سوا تین بجے دعا کے بعد مجلس ختم ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی مصروفیت

کانفرنس کے اجلاس تینوں دن سات سات گھنٹہ سے زیادہ وقت تک مسلسل منعقد ہوتے۔ جن کے دوران میں

اور اصحاب تو کسی نہ کسی ضرورت سے ایک آدھ لمحہ کے لئے اٹھکر ادھر ادھر چل پھر بھی لیتے تھے۔ یا اپنی جگہ پر ہی اپنے بیٹھنے کی پوزیشن بدل کر سستا لیتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان اوقات میں بغیر ایک سیکنڈ آرام لینے کے مصروف رہے۔ حضور نہ صرف ہر ایک تقریر کرنے والے کی تقریر کو نہایت غور اور توجہ سے سنتے۔ بلکہ ضروری امور کے متعلق نوٹ بھی فرماتے۔ موقعہ بموقعہ ہدایات بھی دیتے۔ کسی اہم معاملہ میں جب الجھن پیدا ہو جاتی۔ تو اس کے حل کے لئے راہ نمائی بھی فرماتے اور جب کسی مشکل مرحلہ پر پہونچ کر اظہار خیالات کرنے والوں کو ان کی قوت گویائی جواب دے دیتی۔ تو آپ ان کی مشکل دور کر کے ان میں بولنے کی قوت پیدا کر دیتے۔ علاوہ ازیں ہر معاملہ پر جو اہل الرائے اصحاب کی ایک بہت بڑی جماعت کے سامنے پیش ہوتا۔ اور وہ اس کے حسن و قبح کے بیان کرنے میں اپنی ساری قابلیت صرف کر دیتی۔ اس انداز سے روشنی ڈالتے کہ سننے والوں میں سے ہر ایک کا چہرہ خوشی اور مسرت سے تمتما اٹھتا۔

پھر اس قدر مصروفیت کے باوجود مجلس کے اوقات کے بعد احباب کو ملاقات کا شرف بھی بخشتے رہے۔ جس کا سلسلہ مجلس مشاورت کے ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہا۔ اس قدر بوجھ کا متحمل ہونا اس وقت تک کسی انسانی طاقت میں نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید اس کے شامل حال نہ ہو۔ دعا ہے۔ اور صمیم قلب سے دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کے فیوض اور برکات کو ہماری جماعت کے لئے تا دیر جاری رکھے اور ہم سب کو ان سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

جلسہ پر لیکچر

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس دفعہ اپنے جلسہ میں لیکچر دینے کیلئے جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان کو بھی دعوت دی اور ۷ر اپریل ۱۹۲۸ء کو ان کا لیکچر "مسلمان اور سکھ" کے موضوع پر رکھا۔ شیخ صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جلسہ پر تشریف لے گئے۔ اور جلسہ میں تقریر کی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے قادیان سے مبلغ بلا کر اپنے جلسہ میں تقریر کرائی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی [illegible] اسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر [illegible] قادیان سے شائع کیا